صدرِ منتظم نے ہمہ گیر نصاب کی ضرورت پر زور دیا

(نمائندۂ خصوصی پیغام لاہور)

شعبۂ علومِ اسلامیہ و عربی کے زیرِ اہتمام ۲ روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا آغاز

لاہور کے معروف علمی و ادبی مرکز ریگل چوک میں واقع ۱۲۰ سال پرانی عمارت ’’کتاب سرائے‘‘ کو ۱۴ مارچ 2026ء کو بند کر دیا گیا۔ عمارت کے مالک حاجی نذیر احمد نے بتایا کہ کرایہ داری کا معاہدہ ختم ہونے کے بعد نئے کرایہ کی شرائط پر اتفاق نہیں ہو سکا۔ ’’ہم نے 1 جنوری 2026ء کو کرایہ بڑھانے کی تجویز دی تھی، جو موجودہ کرایہ سے 45 فیصد زیادہ تھی۔ دکان دار اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ عمارت کی مرمت بھی ضروری ہو چکی ہے۔

کتاب سرائے کے منیجر شاہد محمود نے بتایا کہ دکان میں تقریباً 9 ہزار کتابیں موجود ہیں، جن میں بڑی تعداد پرانی اور نایاب کتابوں کی ہے۔ ’’ہمارے پاس 1930ء کی دہائی کے رسائل بھی ہیں، جو کئی محققین کے لیے بہت اہم ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ ذخیرہ کسی لائبریری یا یونیورسٹی کو منتقل ہو جائے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ اب تک کسی ادارے نے باقاعدہ رابطہ نہیں کیا۔

ریگل چوک کے تاجر یونین کے صدر ملک فیاض نے کہا کہ یہ عمارت علاقے کی پہچان رہی ہے اور اس کا بند ہونا پورے چوک کے لیے افسوس ناک ہے۔ ’’ہم چاہتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی حل نکلے تاکہ یہ جگہ ویران نہ ہو۔ ہم نے ڈپٹی کمشنر کو بھی درخواست دی ہے۔‘‘ ڈپٹی کمشنر کے دفتر سے ابھی تک کوئی باقاعدہ ردِعمل سامنے نہیں آیا۔

کتاب سرائے کے بند ہونے کی خبر سوشل میڈیا پر پھیلتے ہی ادبی حلقوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ ادیبوں کی تنظیم ’’حلقۂ اربابِ قلم‘‘ نے اعلان کیا ہے کہ وہ 28 مارچ کو عمارت کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کرے گی۔ تنظیم کے صدر پروفیسر نعیم اختر عباسی نے کہا کہ ’’یہ صرف ایک دکان کا نہیں، پورے شہر کی یادداشت کا سوال ہے۔‘‘ انہوں نے مطالبہ کیا کہ عمارت کو ورثہ قرار دیا جائے۔

دوسری جانب کتاب سرائے کے کئی مستقل گاہکوں نے بھی افسوس کا اظہار کیا ہے۔ ایک گاہک نے کہا کہ ’’میں یہاں 30 سال سے آ رہا ہوں، یہاں سے کتابیں خریدنا میری عادت بن چکا ہے۔ اگر یہ جگہ ختم ہو گئی تو ہم کہاں جائیں گے؟‘‘ دکان دار کا کہنا ہے کہ وہ 15 اپریل تک کتابیں فروخت کریں گے اور اس کے بعد عمارت خالی کر دی جائے گی۔

(نمائندہ خصوصی) شعبۂ علومِ اسلامیہ و عربی، جامعۂ نور الہدیٰ کے زیرِ اہتمام ۲ روزہ بین الاقوامی کانفرنس ’’عصرِ حاضر میں اسلامی تعلیم کے تقاضے‘‘ جمعرات کو جامعہ کے مرکزی آڈیٹوریم میں شروع ہو گئی۔ کانفرنس میں ملک کے مختلف شہروں اور بیرونِ ملک سے آئے ہوئے 120 سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت جامعہ کے صدر ڈاکٹر سید ذوالفقار حسین نقوی نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کی سعادت حافظ عبدالرحمٰن نے حاصل کی۔

صدرِ منتظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ ’’ہمارے نوجوان جدید علوم میں تو آگے بڑھ رہے ہیں، مگر اپنے دین کی بنیادوں سے کٹتے جا رہے ہیں، اور یہ کانفرنس اسی خلیج کو پاٹنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ نصاب کو محض ڈگری کے حصول کا ذریعہ نہیں بلکہ کردار سازی کا مؤثر ادارہ بنانا ہوگا۔ ڈاکٹر ذوالفقار نقوی نے کہا کہ جامعہ نے گزشتہ پانچ برسوں میں اپنے نصاب کا تین بار جائزہ لیا ہے اور ہر بار اس میں عملی تربیت کے گھنٹے بڑھائے گئے ہیں۔

کانفرنس کے پہلے روز چار علمی نشستیں ہوئیں، جن میں ’’قرآن فہمی کے جدید اسالیب‘‘، ’’سیرتِ طیبہ اور عصری اخلاقیات‘‘، ’’اسلامی بینکاری کے شرعی تقاضے‘‘ اور ’’مدارسِ دینیہ اور عصری تعلیم کے مابین فاصلے‘‘ کے موضوعات پر مقالات پیش کیے گئے۔ ان نشستوں کی صدارت ڈاکٹر عائشہ صدیقہ، مفتی عبدالستار لاشاری اور پروفیسر محمد یونس قریشی نے کی۔ مقالہ نگاروں میں اکثریت نوجوان اساتذہ اور پی ایچ ڈی اسکالرز کی تھی، جس پر صدرِ منتظم نے خصوصی اطمینان کا اظہار کیا۔

کانفرنس کے دوسرے روز ’’نصابی اصلاحات کے عملی تقاضے‘‘ کے موضوع پر ایک گول میز کانفرنس ہوگی، جس میں مختلف جامعات کے وائس چانسلرز اور ماہرینِ تعلیم شرکت کریں گے۔ اختتامی اجلاس میں بہترین مقالات پر شرکا میں اسناد اور نقد انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔ منتظمین کے مطابق کانفرنس کی مکمل روداد اور منتخب مقالات جامعہ کے شعبۂ نشر و اشاعت کے زیرِ اہتمام کتابی صورت میں شائع کیے جائیں گے۔

(نمائندۂ خصوصی) شعبۂ علومِ اسلامیہ و عربی، جامعۂ نور الہدیٰ کے زیرِ اہتمام ۲ روزہ بین الاقوامی کانفرنس ’’عصرِ حاضر میں اسلامی تعلیم کے تقاضے‘‘ جمعرات کو جامعہ کے مرکزی آڈیٹوریم میں شروع ہو گئی۔ کانفرنس میں ملک کے مختلف شہروں اور بیرونِ ملک سے آئے ہوئے 120 سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت جامعہ کے صدر ڈاکٹر سید ذوالفقار حسین نقوی نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کی سعادت حافظ عبدالرحمٰن نے حاصل کی۔

صدرِ منتظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ ’’ہمارے نوجوان جدید علوم میں تو آگے بڑھ رہے ہیں، مگر اپنے دین کی بنیادوں سے کٹتے جا رہے ہیں، اور یہ کانفرنس اسی خلیج کو پاٹنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ نصاب کو محض ڈگری کے حصول کا ذریعہ نہیں بلکہ کردار سازی کا مؤثر ادارہ بنانا ہوگا۔ ڈاکٹر ذوالفقار نقوی نے کہا کہ جامعہ نے گزشتہ پانچ برسوں میں اپنے نصاب کا تین بار جائزہ لیا ہے اور ہر بار اس میں عملی تربیت کے گھنٹے بڑھائے گئے ہیں۔

کانفرنس کے پہلے روز چار علمی نشستیں ہوئیں، جن میں ’’قرآن فہمی کے جدید اسالیب‘‘، ’’سیرتِ طیبہ اور عصری اخلاقیات‘‘، ’’اسلامی بینکاری کے شرعی تقاضے‘‘ اور ’’مدارسِ دینیہ اور عصری تعلیم کے مابین فاصلے‘‘ کے موضوعات پر مقالات پیش کیے گئے۔ ان نشستوں کی صدارت ڈاکٹر عائشہ صدیقہ، مفتی عبدالستار لاشاری اور پروفیسر محمد یونس قریشی نے کی۔ مقالہ نگاروں میں اکثریت نوجوان اساتذہ اور پی ایچ ڈی اسکالرز کی تھی، جس پر صدرِ منتظم نے خصوصی اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ ایک گاہک نے کہا کہ ’’میں یہاں 30 سال سے آ رہا ہوں، یہاں سے کتابیں خریدنا میری عادت بن چکا ہے۔ اگر یہ جگہ ختم ہو گئی تو ہم کہاں جائیں گے؟‘‘ دکان دار کا کہنا ہے کہ وہ 15 اپریل تک کتابیں فروخت کریں گے اور اس کے بعد عمارت خالی کر دی جائے گی۔

دوسری جانب کتاب سرائے کے کئی مستقل گاہکوں نے بھی افسوس